سوال

(480)الکحل والی ادویات کا استعمال

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فیصل آباد سے حبیب الرحمن لکھتے ہیں کہ آج کل بعض ادویات میں الکحل (شراب) ملائی جاتی ہے؟ کیا ایسی ادوایات سے علاج درست ہے کتاب وسنت کی روشنی میں فتوی دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت اسلامیہ نے ہر نشہ آور چیز کو حرام کہا ہے پھر جس چیز کی زیادہ مقدار استعمال کرنے سے نشہ آتا ہو اس کی کم مقدار استعمال کرنا بھی حرام ہے یہ اس لیے کہ نفس کے اندر حرام چیز کے استعمال سے بچنے کے لیے جو حجاب ہوتا ہے وہ کم مقدار استعمال کر لینے سے اٹھ جاتا ہے یا کم از کم وہ رکاوٹ کمزور ضرور پڑ جاتی ہے حدیث میں ہے :"کہ جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے اس کی کم مقدار بھی حرام ہے (ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ)

پھر یہ بھی ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ الکحل جو شراب ہے اور یہ حرام ہے اللہ تعالیٰ نے حرام چیزوں میں شفا نہیں رکھی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر جو چیزیں حرام کی ہیں ان میں شفا نہیں ہے۔ (صحیح بخاری: کتاب الاشربہ)

اس روایت کو امام ابو یعلی الموصلی نے اپنی مسند میں مرفوعاً بیان کیا ہے اور امام ابن حبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ (فتح الباری: 10/79)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حرام اشیاء کو بطور دوا استعمال نہ کرو (ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ: کتاب الطب)

شراب کے متعلق خصوصی طور پر فرمایا کہ یہ دوا نہیں بلکہ بیماری ہے ان تمام روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حرام چیزوں میں شفا نہیں ہے بلکہ نشہ آور چیزیں تو شفا کے بجائے بیماری کا باعث ہوتی ہیں ہمارے ہاں جو انگریزی ادویہ بطور شربت استعمال ہوتی ہیں ان میں یہ جو شراب یعنی الکحل ضرور شامل ہوتی ہے جو کسی صورت حلال نہیں ہے اگر جان بچانے کے لیے کوئی اضطراری صورت بن جائے تو الگ بات ہے بصورت دیگر ایک مسلمان کے شایان شان نہیں ہے کہ وہ عام حالات میں ایسی ادویات کو اپنے استعمال میں لائے جن میں االکحل کی آمیزش ہوئی ہے بد قسمتی سے اس وقت فن طب میں تمام ترقیات ایسے لوگوں کے ہاتھوں سے ہوئی ہیں جو حلال و حرام کی تمیز سے عاری ہیں انہوں نے بیشتر ادویات میں الکحل کو دوا سازی کے لیے مفید پا کر بکثرت استعمال کیا ہے ہمیں ان سے پرہیز کرنا چاہیے (واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:482